مطالعہ پاکستان (لازمی)	نہم 2019	پرچہ I: (انشائیہ طرز)
وقت: 1 گھنٹہ 45 منٹ	(پہلا گروپ)	کل نمبر: 40

(حصہ اوّل)

2- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) ترجمہ لکھیے: اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ط

جواب: ترجمہ: ''میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔''

(ii) ایمان کی تعریف لکھیے۔

جواب: عقائد میں توحید، رسالت، آخرت، ملائکہ اور الہامی کتابوں پر ایمان لانا شامل ہے۔ عقائد کے مجموعے کو ایمان کہتے ہیں۔

(iii) حضور ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں کیا فرمایا؟

جواب: حضور ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! بے شک تمھارا رب بھی ایک ہے اور تمھارا باپ بھی ایک۔ آگاہ رہو! کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی سفید فام کو کسی سیاہ فام پر اور کسی سیاہ فام کو کسی سفید فام پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے۔''

(iv) افسران سے خطاب کرتے ہوئے قائداعظمؒ نے کیا فرمایا؟

جواب: افسران سے خطاب کرتے ہوئے قائداعظمؒ نے فرمایا:

''ہمارا نصب العین یہ ہے کہ ہم ایک ایسی مملکت تخلیق کریں جہاں ہم آزاد انسانوں کی طرح رہ سکیں، جو ہماری تہذیب وتمدن کی روشنی میں پھلے پھولے اور جہاں اسلام کے معاشرتی انصاف کے اُصولوں کو ابھارنے کا موقع ملے۔''

(v) قراردادِ مقاصد کے حوالے سے حاکمیتِ اعلیٰ کس کے پاس ہے؟

جواب: قراردادِ مقاصد میں اس بات کی وضاحت کر دی گئی کہ ساری کائنات کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور سارا اقتدار اسی کو حاصل ہے۔ اقتدار مسلمانوں کے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہے

اور اس اقتدار کو اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کے اندر رہ کر عوام کے منتخب نمائندے استعمال کریں گے۔

(vi) 1956ء کے آئین کی دو خصوصیات بیان کیجیے۔

جواب: 1956ء کے آئین کی دو خصوصیات درج ذیل ہیں:

1- پاکستان کو اسلامی جمہوریہ قرار دیا گیا۔

2- ملک میں وفاقی پارلیمانی نظام حکومت قائم کیا گیا۔

(vii) بنیادی جمہوریتوں کے نظام 1959ء کا تعارف لکھیے۔

جواب: جنرل ایوب خان بذاتِ خود صدارتی نظام کے حامی تھے، جس میں صدر کو وسیع اختیارات حاصل تھے۔ اسی احساس کے پیشِ نظر 1959ء میں جنرل ایوب خان نے چار سطحی بنیادی جمہوریتوں کا نظام لانے کا فیصلہ کیا۔ اس چار سطحی نظام میں یونین کونسل، تحصیل کونسل، ضلع کونسل اور ڈویژنل کونسل شامل تھیں۔

(viii) 1956ء کا آئین کیسے منسوخ ہوا؟

جواب: پاکستان کے مخصوص حالات اور سیاست دانوں کی باہمی چپقلش، جمہوری اداروں میں فوج اور بیوروکریسی کی بے جا مداخلت، اعلیٰ قیادت کے فقدان اور گورنر جنرل کی حکومتی معاملات میں بے جا من مانی نے آئین کو زیادہ دیر تک چلنے نہ دیا۔ 1956ء کا یہ آئین دو سال اور 7 ماہ تک نافذ رہا، جس کے بعد اکتوبر 1958ء میں پاکستان آرمی کے کمانڈر انچیف جنرل محمد ایوب خان نے ملک کی جمہوری حکومت کو برطرف کر کے فوجی حکومت قائم کر دی اور تمام اختیارات خود سنبھال لیے۔ جنرل محمد ایوب خان نے 1956ء کا آئین منسوخ کر دیا۔ تمام وفاقی و صوبائی اسمبلیاں ختم کر دیں اور خود صدرِ پاکستان اور چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کا عہدہ سنبھال لیا۔

(ix) قراردادِ لاہور/قراردادِ پاکستان کا متن بیان کیجیے۔

جواب: قرار پایا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی متفقہ رائے ہے کہ کوئی آئینی منصوبہ اس ملک میں قابلِ عمل اور مسلمانوں کے لیے قابلِ قبول نہیں ہوگا جب تک مندرجہ ذیل بنیادی اُصولوں کی

روشنی میں تیار نہ کیا جائے یعنی "جغرافیائی طور پر جڑی ہوئی وحدتوں کی حد بندی ایسے خطوں میں کی جائے (علاقوں میں مناسب ردوبدل کے ساتھ) کہ جہاں مسلمان اکثریت میں ہیں۔ مثلاً ہندوستان کے شمال مغربی اور مشرقی حصے۔ ان کی تشکیل اس طرح آزاد ریاستوں کی شکل میں کی جائے کہ اس میں شامل ہونے والی وحدتیں خودمختار ہوں اور انھیں مکمل اقتدار حاصل ہو۔ اس کے علاوہ ان وحدتوں اور خطوں میں اقلیتوں کے حقوق کا خیال رکھا جائے اور وہ علاقے جہاں مسلمان اقلیت میں ہوں وہاں بھی اُن کے حقوق اور مفادات کا مناسب تحفظ کیا جائے۔"

3- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) ٹوبا کاکڑ کا پہاڑی سلسلہ کہاں واقع ہے؟

جواب: وزیرستان کی پہاڑیوں کے جنوب میں افغانستان کی سرحد کے ساتھ ٹوبا کاکڑ کا پہاڑی سلسلہ واقع ہے۔

(ii) سیاچن گلیشیئر کا تعارف لکھیے۔

جواب: سیاچن بلتی زبان کا لفظ ہے، جس کے معنی جنگلی گلاب کے ہیں۔ اس گلیشیئر پر یہ پودا زیادہ اُگتا ہے، اس لیے بلتی لوگ اسے سیاچن کہتے ہیں۔ اس کی لمبائی 70 کلومیٹر ہے۔ یہ سلسلہ قراقرم میں واقع ہے۔

(iii) آب وہوا اور موسمی کیفیات سے کیا مراد ہے؟

جواب: کسی ملک یا علاقے کی لمبے عرصے کی موسمی کیفیات کا مطالعہ آب وہوا کہلاتا ہے۔ موسمی کیفیات سے مراد درجہ حرارت، بارش، ہوا کا دباؤ اور نمی وغیرہ ہیں۔

(iv) سطح مرتفع سے کیا مراد ہے؟

جواب: سطح مرتفع کے خدوخال میں نشیب و فراز ملتے ہیں۔ کہیں پہاڑی سلسلے پائے جاتے ہیں، کہیں میدان اور کہیں دریائی وادیاں سطح مرتفع پر موجود ہوتی ہیں۔

(v) ریگستان تھل کے بارے میں مختصراً بیان کیجیے۔

جواب : پاکستان کا دوسرا ریگستان تھل ہے۔ یہ ریگستان دریائے جہلم اور دریائے سندھ کے درمیان واقع ہے۔ یہ علاقہ زیادہ تر غیر آباد ہے۔

(vi) خطرے سے دوچار جانوروں سے کیا مراد ہے؟ مثالیں دیجیے۔

جواب : خطرے سے دوچار جانوروں سے مراد وہ جانور ہیں، جو ختم ہونے کے قریب ہیں۔ مثلاً برفانی ریچھ، انڈس ڈالفن، کالا ہرن وغیرہ۔

(vii) پاکستان کو درپیش چار ماحولیاتی مسائل کے نام لکھیے۔

جواب : پاکستان کو درپیش چار ماحولیاتی مسائل کے نام درجِ ذیل ہیں:

1- آلودگی　　2- جنگلات کا کٹاؤ

3- زمین کا صحرا میں تبدیل ہونا　　4- سیم و تھور

(viii) ماحولیاتی آلودگی سے کیا مراد ہے؟ اس کی اقسام بیان کیجیے۔

جواب : کسی ایسی چیز کا ماحول میں شامل ہو جانا، جو نہ صرف انسانوں، بلکہ دوسرے جانداروں کے لیے بھی نقصان دہ ہو، ماحولیاتی آلودگی کہلاتی ہے۔ ماحولیاتی آلودگی کی تین اقسام ہیں:

1- ہوائی آلودگی　　2- زمینی آلودگی　　3- آبی آلودگی

(ix) نبی اکرم حضرت محمد ﷺ کی پہلی زوجہ حضرت خدیجہؓ کا تعارف بیان کیجیے۔

جواب : حضور پاک ﷺ کی پہلی زوجہ حضرت خدیجہؓ جزیرہ نما عرب کی ایک دولت مند خاتون تھیں۔ ان کا مکہ معظمہ میں ایک تجارتی مرکز تھا، جسے وہ خود سنبھالتی تھیں۔ ان کا تجارتی سامان شام جیسے دور دراز ممالک کی منڈیوں تک جاتا تھا۔ حضرت خدیجہؓ کے کاروبار کی کامیابی کو اس طرح دیکھا جاتا ہے کہ جب قبیلہ قریش کے تجارتی قافلے دوسرے ممالک کو جاتے تھے تو حضرت خدیجہؓ کا قافلہ قریش کے سارے قافلوں کے برابر ہوتا تھا۔

(حصہ دوم)

نوٹ: کوئی سے دو (2) سوالات کے جوابات لکھیے۔

سوال :4- قائداعظمؒ کے ارشادات کی روشنی میں نظریۂ پاکستان کی وضاحت کیجیے۔ (8)

جواب :

نظریۂ پاکستان اور قائدِاعظمؒ

1- تاریخ میں کچھ ایسی شخصیات ملتی ہیں، جنھوں نے اقوام کی تقدیر کو ہی بدل کر رکھ دیا۔ قائدِاعظم محمد علی جناحؒ برِصغیر کی ان شخصیات میں سے ایک ہیں، جنھوں نے برِصغیر کے مسلمانوں کی تقدیر کو بدل کر رکھ دیا۔

2- قائدِاعظم محمد علی جناحؒ دو قومی نظریہ کے زبردست حامی تھے اور وہ ہر لحاظ سے مسلمانوں کو الگ قوم کا درجہ دیتے تھے۔ آپؒ نے اس سلسلے میں فرمایا: ''قومیت کی جو بھی تعریف کی جائے، مسلمان اس تعریف کی رُو سے الگ قوم ہیں۔ وہ اس بات کا حق رکھتے ہیں کہ اپنی الگ مملکت قائم کریں۔ مسلمانوں کی یہ خواہش ہے کہ وہ اپنی روحانی، اخلاقی، تمدنی، اقتصادی، معاشرتی اور سیاسی زندگی کی مکمل نشوونما کریں اور اس مقصد کے لیے جو طریقہ اپنانا چاہیں وہ اپنائیں۔''

3- قراردادِ لاہور 23 مارچ 1940ء کو پیش ہوئی، جس میں آپؒ نے خطبہ صدارت دیتے ہوئے فرمایا: ''ہندو اور مسلمان دو علیحدہ مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں، جو بالکل مختلف عقائد پر قائم ہیں اور مختلف نظریات کی عکاسی کرتے ہیں۔ دونوں اقوام کے ہیروز، رزمیہ کہانیاں اور واقعات ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ دونوں قوموں کو ایک لڑی میں پرونے کا مقصد برِصغیر کی تباہی ہے، کیونکہ یہ برابری کی سطح پر نہیں، بلکہ اقلیت اور اکثریت کے رُوپ میں موجود ہیں۔ برطانوی حکومت کے لیے بہتر ہوگا کہ ان دونوں قوموں کے مفادات کو مدِنظر رکھتے ہوئے برِصغیر کی تقسیم کا اعلان کرے، جو کہ تاریخ اور مذہبی لحاظ سے ایک صحیح قدم ہوگا۔''

4- 29 دسمبر 1940ء کو احمد آباد میں خطاب کرتے ہوئے قائدِاعظمؒ نے فرمایا: ''پاکستان

صدیوں سے موجود رہا ہے' شمال مغرب مسلمانوں کا وطن رہا ہے' ان علاقوں میں مسلمانوں کی آزاد ریاستیں قائم ہونی چاہییں۔ تاکہ وہ اسلامی شریعت کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں۔''

-5 پاکستان بننے کے بعد آپؒ نے فرمایا:

''ہمیں پنجابی' سندھی' بلوچی اور پٹھان کے جھگڑوں سے بالاتر ہوکر سوچنا چاہیے۔ ہم صرف اور صرف پاکستانی ہیں۔ اب ہمارا فرض ہے کہ پاکستانی بن کر زندگی گزاریں۔ اس کے علاوہ آپ نے اقلیتوں کو مکمل تحفظ دینے اور برابری کے حقوق دینے کا اعلان کیا۔ یہی اسلام کی بنیادی تعلیم ہے۔''

-6 11 اکتوبر 1947ء کو حکومت پاکستان کے افسران سے خطاب کرتے ہوئے قائداعظمؒ نے فرمایا:

''ہمارا نصب العین یہ ہے کہ ہم ایک ایسی مملکت تخلیق کریں' جہاں ہم آزاد انسانوں کی طرح رہ سکیں' جو ہماری تہذیب وتمدن کی روشنی میں پھلے پھولے اور جہاں اسلام کے معاشرتی انصاف کے اُصولوں کو ابھارنے کا موقع ملے۔''

-1 یکم جولائی 1948ء کو قائدِاعظمؒ نے سٹیٹ بینک کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا:

''مغرب کا معاشی نظام انسانیت کے لیے ناقابلِ حل مسائل پیدا کررہا ہے' اور یہ لوگوں کے درمیان انصاف قائم کرنے میں ناکام رہا ہے۔ ہمیں دنیا کے سامنے ایک ایسا معاشی نظام پیش کرنا چاہیے' جو اسلام کے صحیح تصورِ مساوات اور سماجی انصاف کے اُصولوں پر مبنی ہو۔''

سوال 5:- پاکستان کے ابتدائی مسائل پر مفصل نوٹ تحریر کیجیے۔ **(8)**

جواب:

پاکستان کے ابتدائی مسائل

پاکستان کو معرضِ وجود میں آتے ہی بے شمار مسائل کا سامنا کرنا پڑا' جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

1- ریڈکلف ایوارڈ:

ریڈکلف ایوارڈ میں سرحدوں کے بارے میں جو اعلان کیا گیا تھا وہ انصاف کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتا تھا۔ ماؤنٹ بیٹن اور ریڈکلف نے کانگریس نوازی اور ہندو دوستی کا پورا پورا خیال رکھا۔ ریڈکلف ایوارڈ کا اہم ترین فیصلہ یہ تھا کہ پاکستان سے ملے ہوئے مسلم اکثریتی علاقے بھارت کے حوالے کر دیے گئے۔ گورداسپور کا مسلم علاقہ بھارت کو دے کر کشمیر تک اس کی رسائی کو ممکن بنا دیا۔ اس طرح مسئلہ کشمیر پیدا ہوا' جو آج تک حل طلب ہے۔

2- مہاجرین کی آبادکاری:

ہندو مسلم فسادات نے نئی مملکت کے مسائل میں مزید اضافہ کر دیا۔ بھارت میں پُرامن آباد مسلمانوں کی بستیاں جلا کر راکھ کر دی گئیں۔ قتل و غارت کا بازار گرم کیا گیا اور زبردستی مسلمانوں کو پاکستان میں دھکیل دیا گیا۔ یہ مہاجرین اس حال میں پاکستان آئے کہ نئی مملکت کو ان کی بحالی اور آبادکاری میں خاصی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ بے حال لاکھوں لوگ بہت سی مشکلات برداشت کر کے پاکستان آئے۔ مہاجرین میں زخمی اور بیمار بھی تھے' جن کو مہاجر کیمپوں میں رکھا گیا' جہاں ہیضے کی وبا پھوٹ پڑی۔ علاج معالجہ کی ناکافی سہولتوں کی وجہ سے بہت سے لوگ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔

3- انتظامی مشکلات:

قیامِ پاکستان کے وقت کراچی کو پاکستان کا دارالحکومت بنایا گیا۔ مرکزی دفاتر کے لیے گورنر ہاؤس اور سیکرٹریٹ کی عمارتیں خالی کرائی گئیں' مگر گنجائش کم تھی۔ اس لیے شہر کے مختلف حصوں میں عارضی دفاتر قائم کیے گئے۔

مرکزی حکومت کا ریکارڈ اور ساز و سامان اس لیے کراچی نہ پہنچ سکا کہ ہندوؤں اور سکھ فسادیوں نے ریل کی وہ پٹڑیاں ہی اکھاڑ دیں' جن پر چل کر ریل گاڑی نے پاکستان پہنچنا تھا۔ بھارتی فضائی کمپنیوں نے مسلمانوں کو جہاز کرائے پر دینے سے انکار کر دیا۔ جو سرکاری ملازمین کسی طرح پاکستان پہنچ چکے تھے' ان کے لیے رہائش کا کوئی بندوبست نہ تھا' مگر ان لوگوں نے

ہمت نہ ہاری اور اپنی تمام تر انتظامی صلاحیتیں قوم کے لیے وقف کر کے پاکستان کو مضبوط اور مستحکم بنیادوں پر کھڑا کر دیا۔

4- معاشی مشکلات:

قیامِ پاکستان کے وقت پاکستان کو کئی معاشی مسائل کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ آزادی کے وقت پاکستان کے زیادہ تر علاقے پسماندہ تھے۔ نقل وحمل اور مواصلات کی سہولتیں ناکافی تھیں۔ انگریزوں اور ہندوؤں نے جان بوجھ کر مسلم آبادی والے علاقوں کو پسماندہ رکھا۔ یہاں سے وہ اپنی فوج کے لیے جوان تو بھرتی کر کے لے جاتے تھے، مگر یہاں کارخانے اور ملیں لگانے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے تھے۔ اس بدنیتی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ دنیا کی 75 فی صد پٹ سن مشرقی بنگال میں پیدا ہوتی تھی، مگر پٹ سن کے سارے کارخانے مغربی بنگال میں تھے اور اس پر مکمل کنٹرول ہندوؤں کا تھا۔ تقسیم کے وقت متحدہ ہندوستان میں کپڑے کے 394 کارخانے تھے، مگر پاکستان کے حصہ میں صرف 14 کارخانے آئے۔ دراصل کانگریس کی سازش یہ تھی کہ جب پاکستان اقتصادی طور پر تباہ ہو جائے گا تو یہ ملک چل نہ سکے گا۔

5- فوجی اثاثوں کی تقسیم:

برِصغیر کی تقسیم کے بعد فوجی اثاثوں کی تقسیم میں بھی انصاف سے کام نہ لیا گیا۔ حکومتِ برطانیہ نے یہ طے کیا کہ 3 جون 1947ء کے منصوبے کے مطابق بھارت اور پاکستان میں تمام فوجی اثاثے 64 فیصد اور 36 فیصد کے تناسب سے تقسیم کر دیے جائیں۔ متحدہ بھارت میں 16 اسلحہ بنانے والی فیکٹریاں کام کر رہی تھیں اور اُن میں سے ایک بھی ایسی نہیں تھی، جسے پاکستان کو ملنے والے علاقوں میں بنایا گیا ہو۔ بھارتی حکومت اسلحہ بنانے والی فیکٹری تو کیا اس کی مشینری کا کوئی پرزہ بھی پاکستان منتقل کرنے پر آمادہ نہیں تھی۔ کافی تکرار کے بعد طے پایا کہ اسلحہ بنانے والی فیکٹریوں کے حوالے سے پاکستان کو 60 ملین روپے دیے جائیں گے۔ تاکہ وہ اپنی اسلحہ بنانے والی فیکٹری قائم کر سکے۔ عام فوجی اثاثوں کی تقسیم کا جو فارمولا بنایا گیا حکومتِ ہند نے اُسے بھی

مسترد کر دیا، جس سے حالات مزید پیچیدہ ہو گئے۔ یوں پاکستان کو اپنے جائز حصے سے محروم کر دیا گیا۔

6- زرعی مشکلات:

پاکستان بنیادی طور پر ایک زرعی ملک ہے، جہاں نہری آب پاشی کے بغیر زراعت ممکن نہیں۔ تقسیمِ ہند کے وقت دریاؤں اور نہروں پر اہم ہیڈ ورکس بھی بھارت کو دے دیے گئے، جس کے نتیجے میں ہماری نہروں کا کنٹرول بھارت کے پاس چلا گیا۔ پاکستان کو غیر مستحکم کرنے کے لیے بھارت نے فیروز پور (دریائے ستلج) اور مادھو پور (دریائے راوی) ہیڈ ورکس سے پاکستان کو پانی کی فراہمی اپریل 1948ء میں روک دی۔ اس چال کا مقصد پاکستان کے زرعی علاقے کو بنجر کرنا اور پاکستان کو معاشی طور پر غیر مستحکم کرنا تھا۔

سوال 6: نوٹ لکھیے: **(4, 4)**

(الف) پاکستان کی سطوحِ مرتفع (ب) پاکستان کے ساحلی میدان اور ریگستان

جواب:

(الف) پاکستان کی سطوحِ مرتفع

سطح مرتفع کے خدوخال میں نشیب و فراز ملتے ہیں۔ کہیں پہاڑی سلسلے پائے جاتے ہیں، کہیں میدان اور کہیں دریائی وادیاں سطح مرتفع پر موجود ہوتی ہیں۔

1- سطح مرتفع پوٹھوار:

سطح مرتفع پوٹھوار کے شمال میں کالا چٹا اور مارگلہ کی پہاڑیاں، جنوب میں کوہستان نمک، مشرق میں دریائے جہلم اور مغرب کی جانب دریائے سندھ بہتا ہے۔ یہ سطح مرتفع سمندر سے 300 میٹر سے 600 میٹر تک بلند ہے۔ یہاں کا اہم دریا دریائے سوان ہے، جو یہاں اپنی وادی بناتا ہے، جسے "وادئ سوان" کہتے ہیں۔ سطح مرتفع پوٹھوار کی سطح بے حد کٹی پھٹی ہے۔

2- سطح مرتفع بلوچستان:

سطح مرتفع بلوچستان کوہ سلیمان اور کیرتھر کے پہاڑی سلسلوں کے مغرب میں واقع ہے۔ یہ سطح مرتفع زیادہ سے زیادہ 900 میٹر تک بلند ہے۔ سطح مرتفع بلوچستان ناہموار اور بنجر ہے۔ یہاں

بارش بہت کم ہوتی ہے' لہٰذا یہ علاقہ صحرائی خصوصیات رکھتا ہے۔ اس سطح مرتفع کے شمال میں کوہِ چاغی اور ٹوبا کاکڑ کے پہاڑی سلسلے ہیں۔ صوبہ بلوچستان کے مغربی حصے میں نمکین پانی کی جھیلیں ہیں' جن میں سب سے مشہور اور بڑی جھیل ''ہامونِ مشخیل'' ہے۔ سطح مرتفع کے اہم دریا گومل' ژوب اور ہنگول ہیں۔

(ب) پاکستان کے ساحلی میدان اور ریگستان

1- ساحلی میدان:

پاکستان کا ساحل قریباً 1,050 کلومیٹر لمبا ہے۔ یہ ساحلی پٹی مشرق میں صوبہ سندھ میں بھارت کی سرحد سے شروع ہوتی ہے اور ساحل کے ساتھ ساتھ ہوتی ہوئی مغرب میں ایران کی سرحد تک پھیلی ہوئی ہے۔ ساحلی میدانی علاقہ چھوٹی بڑی بندرگاہوں پر مشتمل ہے' جن میں کراچی سب سے اہم بندرگاہ ہے۔ دوسری اہم بندرگاہیں پورٹ قاسم' گوادر اور پسنی ہیں۔ ان علاقوں میں ماہی گیری کی صنعت ترقی کر رہی ہے' لہٰذا یہ ساحلی میدان اہم معاشی سرگرمیوں کا مرکز بنا ہوا ہے۔

2- ریگستان:

پاکستان کا جنوب مشرقی حصہ ریگستانی خصوصیت رکھتا ہے۔ یہ ایک وسیع و عریض رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔ اس علاقے میں بہاولپور' سکھر' خیر پور' سانگھڑ' میر پور خاص اور تھرپارکر کے اضلاع شامل ہیں۔ بہاولپور میں اس صحرا کو چولستان یا روہی جبکہ سندھ میں تھر کہتے ہیں۔ بارش کم ہونے کی وجہ سے صحرائی نباتات ملتی ہیں۔ زیادہ تر علاقہ غیر آباد ہے۔

پاکستان کا دوسرا ریگستان تھل ہے۔ یہ ریگستان دریائے جہلم اور دریائے سندھ کے درمیان واقع ہے۔ یہ علاقہ زیادہ تر غیر آباد ہے۔ پاکستان کا تیسرا ریگستانی علاقہ صوبہ بلوچستان کے شمال مغرب میں واقع ہے' جسے صحرائے خاران کہتے ہیں۔ اس میں کچھ چاغی کا علاقہ بھی شامل ہے۔